ﻟﻪ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (بقرہ۔ آل عمران ۸۳) ﻟﻪ٢ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ (آیۂ سجدہ، سورۂ رعد پارہ ۱۳)

فرض اول آنکہ گر آرد بجا	ہم دراں منزل بود او را لقا
ہم دراں منزل کہ ہست او در وطن	از پئے آں فرض دارد آبرو

لہ (ترجمہ) اور اسی (اللہ) کے آگے سر اطاعت جھکائے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا مجبوری، اور اسی کی طرف وہ سب لوٹیں گے۔ لہ اور اللہ ہی کے لئے سجدہ کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا مجبوراً۔ اور ان چیزوں کے سائے صبح و شام (تنبیہ) ہم نے ان دونوں آیتوں کے ترجموں اور ایسے ہر مواقع میں "مَنْ" (جو عربی میں اسم موصول ہے اور اس سے ذوی العقول ہی مراد ہوتے ہیں) سے "چیز" مراد لی ہے یعنی اس کو ذوی العقول و غیر ذوی العقول کیلئے عام رکھا ہے۔ اس کی وجہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ ورنہ سطحی ذہن سے عربی داں فوراً معترض ہو جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ اوپر کی پیش کردہ آیات سے یہ ثابت ہے کہ چیز مدبر اور یہ تک کہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اور اسی عموم مطلق اور اطلاق عام کے ساتھ دوسری آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اس مفہوم کو بیان کیا ہے مثلاً يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (ابتدائے سورۂ جمعہ دیکھو)۔ اسلئے یہاں لفظ ذوی العقول کو خاص کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ اصل یہ ہے کہ کہیں تو بجائے اظہار تعمیم "ما" موصولہ عام کیا اور کہیں صرف اس خیال سے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی اور ارادہ خود کرتے ہیں تو ان کو غیر ذوی العقول

ہم دراں منزل کند نشو و نما	حسب مقدارے کہ گردیتش ادا
ذوقِ دیگر ہم دریں منزل بود	کو چو زاد منزلِ دیگر شود

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کیوں قرار دیا جائے۔ بلکہ اس کام کے کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ذوی العقول ہی میں داخل فرمایا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے ہر شئے بلکہ ہر ذرہ جب اپنی نماز اور اپنی تسبیح جانتا ہے کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ تو علم نماز و تسبیح بلکہ مطلقاً علم بغیر عقل کے کیونکر ممکن ہے۔ البتہ ہماری عقل اور ان کی عقل میں آسمان و زمین کا فرق ہے ہمارے اعتبار سے وہ یقیناً بے عقل ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ ایک عقل ہیولانی اللہ تعالیٰ نے ہر شئے کو دی ہے۔ اسی اعتبار سے یہاں سب کو ذوی العقول ہی قرار دیا گیا ہے۔ اور یہی اسی عموم کو قائم رکھنے کیلئے ترجمے میں "مَن" کا ترجمہ "چیز" یا "شئے" کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱ تشریح (۲)
وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ یعنی ان چیزوں کے سائے بھی صبح و شام اللہ تعالیٰ کو سجدے کرتے ہیں۔ سایے کا زمین پر گرنا ظاہر ہے اسلئے اس زمین پر گرنے کو سجدے سے تعبیر کرنا نہایت لطیف ہے۔ مگر کہا جا سکتا ہو کہ یہ تو ایک شاعری ہوئی (نعوذ باللہ من ذلک) کیونکہ سایے کا کوئی مستقل وجود تو ہے نہیں۔ یہ تو ایک اعتباری چیز ہے۔ روشنی جو زمین پر پڑتی ہے میرے آفتاب یا چراغ وغیرہ کے سامنے آجانے سے مجھ پر پڑ گئی اور میں نے زمین کی جتنی جگہ روشنی پڑنے سے روک لی تاریک رہ گئی اور اسی کا نام سایہ ہے۔ اس کو تو ایک مستقل چیز قرار دے کر اوس کو بھی تصلی اور تسبیح طوعاً و کرہاً قرار دینا چہ معنی دارد۔ تو میں کہوں گا کہ ایسی کتنی اعتباری چیزوں کو سائنس نے اب مستقل الوجود منوا دیا ہے مثلاً آواز کہ ہوا کی کیفیت تموجی کا نام تھا۔ مگر آج مجسم ہو کر گراموفون کی پلیٹوں میں بند ہے۔ اور ٹیلیفون کے تار پر دوڑتی پھرتی ہے۔ عکس۔ کہ اس کی حیثیت بھی بالکل سایے کی طرح ہے۔ جب آپ کسی شفاف چیز کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں تو

اندریں منزل اگر گردش ادا — باشدش در منزلِ دیگر بقا

ہر قدر کیں جا ادا آں فرض شد — اجرش آنجا یابد و نازد بخود

ہر قدر زادے کہ کرد اینجا بہم — حسبش آنجا نفع یابد بیش و کم

الغرض منزل بمنزل ارتقا — آں کند کو ہر دو فرضش شد ادا

آں بود در ہر منازل بہرور — کو زہر یک عہدہ اش آمد بدر

فرضِ امروز ار ادا کرد او بس است — عیشِ امروزش بود باقی ہوس

فرضِ فردا گر بجا ناوردہ است — باشدش فردا تہی از عیش دست

(حاشیہ بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) تو آپ کی شکل اس میں نمایاں ہو جاتی ہے جب آپ ہٹ گئے تو آپ کا عکس بھی غائب ہوگیا۔ مگر فوٹو میں آپ کا عکس مسالے کے دام میں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ دور کیوں جائیے۔ سنگ شجری کو دیکھئے کلکتہ وغیرہ کے عجائب خانوں میں ایسے پتھر آپ کو بہت ملیں گے جن پر درختوں کا سایہ مجسم ہو کر رہ گیا ہے اور درخت کی پوری تصویر اس پر نمایاں ہے۔ اسلئے یقیناً سایہ کا بھی ایک مستقل وجود ہے۔ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ۔ اللہ کی مخلوق کے حالات و کوائف کو کچھ وہی پوری طرح جانتا ہے۔ سایہ بظاہر جسم سے وابستہ ضرور ہے مگر اس کے غیر مستقل فی الوجود ہونے پر ایمان رکھنا صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ٥ (سورہ رعد پ ۱۳ ع ۲)

فارغ ست از فکر امروز آں کسے ۔۔۔ فکر فردا او نگردارد بسے ق
بگذرد امروز او گو در تعب ۔۔۔ لیک فردا باشدش عیش و طرب ق
ہر کرا امروز و فردا خالی است ۔۔۔ زاہتمام ہر دو فارغ بالی است
حال و استقبال او شد ہر دو بد ۔۔۔ شد تباہ امروز و فردا ہم شود

استشہاد از حالات سابقہ

حالات نطفہ

اے کہ داری عقل و علم مستند ۔۔۔ می تنی بر نکتہ سنجی ہائے خود
گر نگاہے افگنی در نطفہ ۔۔۔ ریشہ بینی بر ہر قطرہ
ریشہ اش گوئی و یا دو نحیف ۔۔۔ لیک باشد جملہ در آبے کثیف

رشتہ و آبش ہم نبود اگر — کے بود محفوظ در صلب پدر

گر رفیق رہ نباشد آب او — کے کند آن رشتہ سوی بطن رو

سیل آبش می رود سوئے رحم — کار آن بے این نگردد منصرم

گر نہ از صلبے رسد این آب دود — در رحم ہرگز نمی یابد وجود

باخود آب ار نا ورد این رشتہا — در رحم آید ہم باز از کجا

آن ہمہ آید درین از صلب ب — یا بدین جا پرورش از فضل رب

رشتہ را در صلب گو کارے نبود — در رحم لیکن جہاد ر خود فزود

تذئیل

نطفہ را باشد مذی ہمچون رفیق — ہر او جاؤ وش باشد در طریق

می کند این صاف راہش پیشتر — سہل تا گردد برہ او در اگزر

بے مذی ہرگز منی ناید برون — رنگیرے ہست این آب منیون

بیش ازین نیست باد احتیاج — زان نگشته هر دو با هم ممتزج
در رحم چون دیگر از و کار نیست — جز "منی" این جا "مذی" را بار نیست

حالات جنین

همچنان اندر رحم دارد جنین — دست و پا و سینه و پشت و سرین
هم سر و هم گردن و حلقوم و دوش — هم دهان و بینی و هم چشم و گوش
هر دو ران هم دارد و هم زانو و ساق — هست او را هر بدن از جفت و طاق
غیر عضو آنجا ستش هم چیزها — کش بود بے آن محال آنجا بقا
چون مشیمه کش بود چون لحاف — ریسمانے نیز روئیده ز ناف
این و آنجا گرچه هستش ناگزیر — لیک در دنیا حقیر از هر حقیر
در رحم بودے بقایش را مدار — لیک هیچش در جهان ناید بکار
آن دو چیزش در رحم بوده مفید — زان نشد از جنس اعضایش عدید

آنچه از اعضا چنین دارد بهم / هر یک او را در رحم آید بهم

هست زان بعضی که اندر بطن نیز / میدهد نفعش بهرسے اے عزیز

هیچو دست و پا و زانو کاندرش / زین همه باشد نشستے خوشترش

لیک از دنیا هم افتد بچه را / از همان دست و همان پا کارها

چشم و گوش و بینی و کام و زبان / هیچ نفعے نیست زینهاش اندران

عقلش ار باشد بگوید اے خدا / این همه اعضا مرا دادی چرا

لیک چون آید درین دار القرار / چشم و گوشش هم دهن آید بکار

بیند از چشم و ز گوش او شنود / می مکد هم می چشد هم می خورد

گر نیارد چشم و گوش از بطن ام / در جهان آید پس عمی و بکم و صم

یا خود از مادر ز بطن او دست و پا / در جهان دیگر کہ بخشد بچه را

گر ز بطن مادر آید کو رو کر / از کجا یابد دگر سمع و بصر

حالاتِ دُنیا بعدِ پیدائش

بچگاں چوں در جہاں آید کسے — از حواسِ پنج با خود آورده بسے

ہست او را جملہ اعضاے بدن — ہم مشیمہ با وے ہم آں رسن

شد جدا زوآں مشیمہ آں غلاف — قطع شد آں حبل و شد زناف

کاں مفید منزل پیشینہ بود — اندریں منزل نہ بخشید ہیچ سود

لیک اعضا کش بود واجب ز ذات — اکثرش باوے بماند تا حیات

زانچہ آوردست با خود از رحم — می کند سر ہر چہ پیش آید بہم

بیند از چشم و ز گوشش بشنود — گیرد از دست و بپایش می رود

اندریں گاہے خورد آب طعام — گاہ می آید بمحفل در کلام

الغرض از ہر چہ ہست اعضاے او — می کند کار بد و کار نکو

گر کند با ہمہ گر لطف و وفا ‌ ‌ ‌ گر کند بر دیگراں ظلم و جفا

گہ اعزہ را کند از خویش دفع ‌ ‌ ‌ گہ باعدا ہم رساند سود و نفع

زانچہ آورد و ز صلب اندر رحم ‌ ‌ ‌ گشت از وے نظم اعضا منتظم

زانچہ آوردہ ز بطن اندر جہاں ‌ ‌ ‌ از تجارب روح را بخشد تواں

آں توان روح باشد در دو قسم ‌ ‌ ‌ نیک بد چوں قسمت اعمال جسم

بد بدش می زاید و شیطانی است ‌ ‌ ‌ نیک از نیک آید و رحمانی است

آں توان بد کہ شیطانی بود ‌ ‌ ‌ کردنش تحصیل نادانی بود

واں توان نیک کو باشد ز رب ‌ ‌ ‌ حاصلش کن تا کنی فرد و طرب

آں توان بد برد سوئے جحیم ‌ ‌ ‌ واں توان نیک در خلد و نعیم

بیان نتیجہ استشہادات سابقہ مخاطبت

ایکہ خوش ساماں مہیا کردہ ‌ ‌ ‌ روح را حاصل تو آنہا کردہ

فرضہائے صلب راکردی ادا — فرضہائے بطن آوردی بجا
فرض دنیا پیش تو امروز ہست — ہمت خود حیف اگر کردی تو پست
بایدت گر راحت دنیا و بس — فرض دنیا کن ادا اے بوالہوس
لیک زیں بعدت نباشد ہیچ حق — تا بری در آخرت گوی سبق

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ
بعض لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمکو دنیا (میں نعمتیں) اور نہیں ہوسکے لئے آخرت میں

مِنْ خَلَاقٍ ۝ (سورہ بقرہ ع پ ۲) مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ
کوئی حصہ — کافروں کی مثال ایسی ہی ہے کہ ان کے اعمال مثل راکھ کے

كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِیْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ
ہیں جس کو ہوا لے اڑی ہو آندھی کے دنوں میں — جو کچھ ان لوگوں نے کیا

مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰی شَيْءٍ (سورہ ابراہیم ع ۳ پ ۱۳)
اس میں کسی پر کچھ قابو نہیں رکھتے۔

عیش عقبیٰ گر تو خواہی نیز ہم — زاد آں منزل ہم ایں جا کن بہم

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
اور انہیں میں بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا
بھلائی اور بچا ہم کو عذاب دوزخ سے ۔ یہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے نصیب ہے ۔ جو کچھ

كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (سورہ بقرہ ج۲ ع ۹)
انہوں نے کمایا ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ۔

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ
جو کچھ تم آگے بھیجو گے اپنے نفس کے لئے بھلائی سے اُس کو پاؤ گے اللہ کے پاس ایسی حالت میں کہ وہ

اَجْرًا ۔ (آخر مزمل ج ۲۹)
بہتر ہوگا اور اجر کی حیثیت سے بڑا ہوگا ۔

رفع اشتباہ یاران طریقت و عطف نگاہ شان سوئے حقیقت

آنچہ گفتیم اکیہ باور نایدت ــ ور نیاید ہم عقدہ نکشایدت
از چہ ہستی در حقیقت مشتبہ ــ ہی گر از یک مشتبہ صد گشتبہ
تو ہمی گوئی زمن اے ہوشمند ــ در عبادات و عقائد دل مبند
آں عبادت کاہل فہم نیست ــ ویں عقائد ہیچ غیر از وہم نیست
آہ اے نا آشنائے سر بسر ــ از حق و ہم از حقیقت بے خبر

فرض دنیا کرده صرف اعتبار
حسن خلق و نیز حسن کاروبار

غیر ازیں فرضے نباشد نزد تو
تو ہمیں یک فرض پنداری ز ود

یا اگر عمر تو باشد ہشت و ہفت
تا جودی، فرد اہم از یاد تو رفت

یا ہمیں منزل تو دانی آخریں
منزلے دیگر ندانی بعد ازیں

زاں شدی فارغ ز فکر زاد راه
نیست جز بر کار امروزت نگاه

مرگ را دانی فنائے بے قصر
خلق خود را رائگاں دانی مگر

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (سورۂ مومنون)

کیا تم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم نے تم کو محض بیکار پیدا کیا ہے؟ اور تم ہمارے پاس لوٹ کر آنے والے نہیں ہو

بوده در صلب آب لیکن ز آں
ایں نفیسی ہمیں باشد مکاں

ہمچناں در بطن اُم ماندی مگر
ایں بگفتی منزلے نبود دگر

اندریں منزل چرا داری یقیں
منزلے دیگر نباشد بعد ازیں

نفی رفتن ہیچ توانی مگر
جائے رفتن را ندانی معتبر

اے کہ داری عقل بیش و علم بیش — یاد کن از سانحات عمر خویش
تو نہادستی بہر منزل کہ گام — با خود آوردی تو سامانش تمام
آنچہ ساماں بہر عقبیٰ بایدت — آں ہمہ کردن ہمیں جا بایدت
ورنہ در عقبیٰ پشیمانی کشی — رنج بے برگی و نادانی کشی
ہر کہ بے زادش بود عزم سفر — در سفر بر ہر قدم بیند خطر

مقصود از تخلیق جن و انس

گفت حق من آفریدم جن و انس — تا پرستندم گرایں ہر دو جنس
علت غائی خلق انس و جاں — جز پرستش نیست ہیچ اندر جہاں

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ (سورہ ذاریت ع ۳)
میں نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ یہ سب میری عبادت کریں۔

گرنہ تائید از بر رحماں رسید — تا بغور رمز ایں تواں رسید

گر تو خواهی فهم سرّ این سخن
رو یقین می دار و از من گوش کن

تا ترا در منزلے باشد مقام
کار آن منزل تو سازی لاکلام
بهر آن منزل کنی چندانکه کار
باشدت آنجا ز اسباب قرار
مدتے این جا اقامت گر کنی
سعی زاد منزلِ دیگر کنی
لیک تا بود مدعاے اصلیّت
کاندرین منزل تو داری محویت
اصلِ کارت کار این منزل بدان
تو خس و خاشاک را حاصل بدان

تو چو خورد بودی جنین اندر شکم
آنکه از بهرت چه سامان شد بهم
در مشیمه بوده ات حفظ و امان
چون غذایت می رسید از ریسمان
داشتی از دست و زانو احتبا
بود آنگه از نفس هم لیک ابا
این قدر بود چو آنجا ناگزیر
شد مهیا بهرت از رب قدیر

لیکن از صلب پدر تو آمدی چنیں — نامدی در بطن ام بہر ہمیں
بلکہ ہستت عضوہا کردن ہم — چوں سر و چشم و لب و پشت و شکم
آمدی در بطن ام اے گلبدن — بہر استکمال ہر ہر عضو تن
اکثرش گو نایدت آنجا بکار — کار دنیا راست لیک آنجا مدار
پس تو ماہے چند ماندی در شکم — تا کنی اسباب دنیا را اہم

ہمچناں تو چوں بدنیا آمدی — از برائے کار عقبیٰ آمدی
کار دنیا آنچہ باشد ناگزیر — ہم بکن لیکن جا تو ہستی جائے گیر
لیک محو زخرف دنیا مشو — ہست ایں اثنائے رہ بگذر زیرو
مر ترا آوردہ اند اندر جہاں — تا تو سازی کار عقبیٰ ایں زماں
اندریں دنیا تو سازی کار دیں — تا بہ در عقبیٰ شوی ندو مکیں

کار عقبیٰ جز عبادت نیست ہیچ

پس تو با غیر از عبادت دل مپیچ

اے کہ ہستی مقصد خلق جہاں
اے ترا علم ازل تعلیم شد

ہست بہرت ایں زمین و آسماں
خلق تو در احسن التقویم شد

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (بقرہ) لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔

اللہ نے سکھائے آدم کو تمام اسماء۔ (تحقیق ہم نے انسان کو پیدا کیا اچھی ساخت میں۔

در علو بخشیدہ اندت امتیاز
پست تر گردی تو از ہر پست باز

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (سورۂ تین)

پھر ہم نے انسان کو سب سے نیچے درجے میں ڈال دیا مگر ان کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔

زیں تنزل کہ نباید حفظ تو
پس تو مومن باش و صالح در جہاں
کار خود اینجا تو اے انساں مکن

غیر از ایماں و عملہائے نکو
تا بیابی از تنزلہا اماں
از پئے کارے کہ ہستی آں بکن

زاں بقرآں حسب منشائے الست
ما خلقت الجن والانس آمدہ است

دفعہائے دخلات

دخل

ایک دانی ہست دنیا ئے ملعبے	نیست غیر از زیست در وے مطلبے
زیست را دانی کہ بہر خوردن است	غم مگر داری کہ در وے ہست ز مردن
موت را ہم تو ندانی جز فنا	زاں نداری از غم مرگ اعتنا
تو ز مردن رنج داری ایں قدر	گر تو گردی منتزع ایں آل زر
حیف! اگر نشناختی امر خوش	علت غائی ایں خورد و نوش
تو بایں دانش چو ہستی بے خبر	بشنو از من من ہمی گویم بسر

دفع

علت غائی اودوات توالد

گرچہ صلب و خصیہ و احلیل اب	ہست بہرش مایۂ عیش و طرب

علت غائیش لیکن نیست این — فهم کن گر فهم داری اے فطین
فطرتش بخشیده است این اوعیه — تا نماید نطفه را تربیه

بچنان فرج و رحم از بهر زن — گرچه هست از جمله اعضا بدن
دفع خون حیض ازین ره می شود — هم بعیش زندگی زان می رسد
علت غائیش اگر دانی همین — دانمت هرگز نه من مرد و همین
تا قبش باشد که گیرد نطفه — تا درو آن نطفه گردد مضغه
مضغه تا در جنینیت رسد — وان جنین را پرورد از خون خود
فرج باشد نطفه را راه ولوج — یا جنینے را بود راه خروج

علتِ غائی حیات دنیا

بچنان دنیا و ما فیها که هست — علتش دانی تو اے ظاهر پرست

مانندت یا خفتنت یا خوردنت — بعد ایامے بحسرت مردنت

این مه و مهر و نجوم و آسمان — ابر و باد و این زمین و این زمان
این شب و این روز و این صبح و مسا — این ربیع و این خزان و این صیف و شتا
این نباتاتے که در نشو و نماست — وین جماداتے که هر یک کیمیاست
هم چرند و هم درند و هم طیور — ظلمت و هم نور و هم ظل و حرور
هم فضا و هم هوا هم بحر و بر — هر چه هست از سرد و گرم و خشک و تر
جمله در کار است این دانی تو هم — زانکه بینی سعی هر یک دمبدم
لیکن آخر کیست آن کز بهر او — هست این غوغا بپا هر چار سو
جمله در کار اند اگر آن کار کیست؟ — کیست یوسف؟ وین جهان بازار کیست؟
اے ز خود غافل ندانی قدر خود — خود توئی راز ازل سر ابد
خود توئی کز بهر تست این کارگاه — ملک تست این جمله تو هستی چو شاه

نطفہ را بُد صلب اب زیر نگیں
بطن مادر ہمچناں ملک جنیں

ایں جہان جملہ ما فیہا ترا ست
تا روانت را بجسم تو جا ست

چوں ز صلب آب بعہد نطفگی
حقّ خود بگرفتہ در بطن آمدی

باز چوں بودی جنیں در بطن اُم
نے شدہ سر رشتۂ کار تو گم

بطن مادر در تصرف داشتی
خون او را توش غذا پنداشتی

مادرت چوں زاد پس ہم تا دو سال
شیر و آغوشش ترا بُد ملک مال

صرف کردی جہد او با شیر او
بود تدبیر تو ہر تدبیر او

آخر اکنوں ہمچو انساں آمدی
با ہزاراں ساز و ساماں آمدی

دل نہ با صلب و رحم بستی گہے
در سفر گاہے نخفتی در رہے

اندریں منزل چرا از خود گم شدی
غافل از انداز بطن اُم شدی

سرّے لطیف

بشنو از من گو بیت سرّ لطیف
ہست دنیا منزل جسم کثیف

عالم اجسام با جسم ست یار — جسم را با جسم باشد کاروبار
در میان جسم تو تا جان تست — این جهان جسم جمله زان تست
دو لتے در منزلے چوں یافتی — سوئے دیگر منزلے بشتافتی
ہر کجا شد ارتقائے عز زا — ایں جہاں نیز است جائے ارتقا
جسم تو روح ترا اکنوں مکانست — ہر چہ ہست اعضائے تو آلات جانست
روح تو تا مدتے دریں سرا — کارہائے خود کند زیں آلہا
بیش ازیں چیزے دگر بود بدن — بینی و گوش و سر و چشم و دہن
مرگ تو روح ترا زیں خاکداں — می برد روزے سوئے روحانیاں
وز پئے روحانیاں منزل دو است — زاں مقامت حسب اعمال تو است
روح نیکاں راست علیین مقام — ہست سجین جائے ارواح لئام
ناگہاں چوں آیدت پیک اجل — کے بکار آید معاذیر و حیل ؏
روح تو تنہا بداں منزل رسد — جسم و اعضا با تو آنگہ کے رسد

؏ معاذیر جمع معذرت یعنی عذرہا، و حیل جمع حیلت

اول ز تو آں مشیمہ شد جدا	آخر ایں بازو و پشت و دست و پا

رجوع بمقصود

پس ز صلب آورد نت آں ز شہا	چوں بکار آمد ببطن ام ترا
و ز رحم ایں دست با پشت و سر	چوں تو آوردی چہ نفع آمد نظر
باز زیں جا بایت بجا رفتن است	چیزہا با خویش آنجا بردن است
گر نہ بردی ہیچ زینجا با خودت	بے سرو ساماں شوی در آخرت
بلکہ اینجا اولت بفرستن است	وقت رفتن باز با خود بردن است
گو ترا بفرستنی صدہا بود	لیک بہتر بردنی تقویٰ بود

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ (آخر سورہ مزمل)

جو کچھ تم آگے بھیجو گے اپنے نفس کے لئے بھلائی سے اس کو پاؤ گے اللہ کے نزدیک۔

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ۔ (سورہ بقرہ حصہ ۲)

اور زادِ راہ مہیا کرو پس تحقیق کہ بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے۔

دخل ۲

اینکه گوئی شد مکلف از خدا	ہست حاصل عقل و دانش مر ترا
وآن مکلف تا شد اندر جہان	ابلہان تا بالغان دیوانگان
پس چنین کو طفل نابالغ ترا ست	نطفہ کو بیجان و بے بال و پر است
قابل تکلیف شرعی کے بود	ہر کرا پا نیست بر رہ کے رود

دفع

من جوابت عرض دارم کن تو گوش	کین نباشد جز بالہام سروش
ہست تکلیفات شرعیہ دو نوع	ہر دو فرض آمد بجا با کره و طوع
یا بود بے واسطہ بر عاقلان	یا بود با واسطہ بر جاہلان
عاقل و بالغ کند خود فرض را	دخل در کارش نباشد غیر را

فرضِ آناں کز خرد بے بہرہ اند	دیگراں نیستاں مودتی میکنند
فطرتِ شاں را غفلت یا حمد	در اداۓ فرضِ شاں غلو بود

معارضہ

حالات ابلہ و دیوانہ

خود تو بینی گر بود در خانہ	اے یکے نا بالغے دیوانہ
اہل آں خانہ نگہبانش شوند	بر سر کارش عزیزانش شوند
فطرتش ہم ہر قدر باشد سلیم	وارِدش با بر صراطِ مستقیم
چوں بگرداند ز نفعِ خویش رو	خود عزیزانش تنگ آیند ازو
گر عزیزانش نہ پروایش کنند	نزد حق ہم نزد عالم مجرم اند
او بحکمِ اصحاں گہ سر نہد	چو حریفاں گر ازاں گردن کشند
در گزشت از حد قابوئے شاں	بر عزیزاں کے نہند الزام آں
زیرِ حکمِ اصحاں ماندہ اگر	خیر حاصل کرد و ماند ایں رستہ

احوال طفل شیرخواره

نیز می بینی که طفل شیرخوار — مادر و فطرت بود فرخش گزار

مادرش پستان دهد چون وان — فطرتش گوید مکیدن می توان

هم بسینا کش مادرش پستان دهد — چون نباشد رغبتش سر می کشد

غفلت از مادر چو بیند از نفیر — می کند بر وی تقاضا بهر شیر

درد اگر عضوی کند گریان شود — مادرش ساعی پی درمان شود

ناگهان از خورد اگر چیزی درشت — مدتی آشفت با خود را انگشت

گر نگهبانش نباشد مادرش — آفتی هر لحظه آید بر سرش

فرخ

حالت جنین

آن دوا می بینی از چشمان خویش — بهر نامرئی[ع] قیاسی گیر پیش

ع نامرئی یعنی آنچه دیده نمی شود

غور فرما بچه تا در بطن هست ‌ ‌ رخ کند این چپ و بالا و پست

دانش این کز ماه چارم تا نهم ‌ ‌ حالتے دارد سبک در بطن ام

خون ام بهر غذایے اغتراف ‌ ‌ می کشد از حبلِ وُبیده ز ناف

مادرش را کل ز شرب هم نشاط ‌ ‌ مدتے دارد ز بهرش احتیاط

هر کجا نه ماه با خویشش برد ‌ ‌ وقت زادن رنج در دره کشد

بچه دارد خوش نشستے در شکم ‌ ‌ تا ز آسیبش نباشد هیچ غم

وقت زادن بند او صد عقدِ عزم ‌ ‌ پهلوانے می دهد چون تن برزم

گر نه خود جهد برآوردن کند ‌ ‌ تنگ بر وے زیست آن زن کند

[illegible]

کوائفِ نطفه

حال نطفه هم برین فرما قیاس ‌ ‌ زانکه غفلت از قیاس آمد بیاس

[illegible]

پرورد در صلب آبائش نخاع ‌ ‌ بیضه اش در کشد وقت جماع

گر نبودے عزم ہیچک نطفہ را	او زجایش بر جہیدے از کجا؟
جہد او بہر جہیدن دیدہ	عزم تا جائے رسیدن دیدہ

تصریح معارضہ

حیف ہست اے صاحب فہم لطیف	گر تو نشناسی قوی را از ضعیف
ناتواں را تو خواہی بے ہراس	بر توانا و قوی کردن قیاس
خویشتن را چوں ببینی ای جواں	بر تو بگزشت است ہر حالے ازاں
ہستت اکنوں آنچہ در قوت سعت	چوں عراقی بودہ کے بودہ ات
ایں قدرت بود و ذی ایں زور و جوش	ایں قدر دانش نبودیں یا نہ ہوش
داشتی زیں پیش چوں عمر صبا	چوں عراقی ہم نبودت دست و پا
ہیچ جز لہو و لعب کارت نبود	بودہ عریاں زاں حقارت بود

پیشتر زین هم چو بودی شیرخوار — آن قدر نیرت نبوده اختیار
بود آن لبها و گفتارت نبود — پاسے بود و تاب رفتارت نبود
دست و پا هامی زدی از بس مگر — هیچ کارے نامدے از تو بسر

باز ازین هم پیش بودی در شکم — طاقت آنجا بود این مایه هم
بقچه بوده مشیمه مر ترا — کے توانستی زدن این دست و پا
قرع گوشت شدے بحر زین جهان — هیچ گاهت انشد چشم و دهان
اندران کنج آمده کے ای ضعیف — از تو غیر از جاشدے آن هم خفیف

پیشتر زین جمله اے روشن گهر — نطفه بودی در صلب پدر
این نفس بود و نه این روح و نه جسم — بود بیش از قطره حیثیت نه اسم
دست و پایت بود و نے زانو و سر — نے نشستے احسن و محفوظ تر

رشتہا بودی فقط مانند دود		چہ الست ہم آنچناں ایں جا بود
	عود مقصود	
ہر کجا تو بودہ آخر نہ خود؟ یک نگاہے بر ہمہ احوال پیش عہ کے بود ہر جا یکے اعمال تو لیک بر نشائے الا وسعہا		راست گو از من کنوں مگذر زحد تو ز سر می خواں کتابِ حالِ خویش چوں نہ ہر جا بود یکساں حال تو عائدت بودہ فرائض ہر کجا

عہ یعنی مطابق ۱۲

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا (رکوع آخری سورہ بقرہ ج۳)

نہیں تکلیف دیتا ہے اللہ کسی نفس پر مگر اس کی وسعت بھر۔

دخل

ایکہ گوئی "عزم باشد از شعور
نیست عزمش از شعور آمد دور"

بے شعور انساں بود قبل از صبا
آنکہ میش پیدا شود عزم از کجا"

دفع

در جوابش بشنو از من ای عزیز
در شعور و عزم می باید تمیز

امرہا آید ترا اندر شعور
لیک از عزمی چنیں باشی تو دور

امرہا پیش آمدت ناگہ بغور
کردہ عزمے چنیں بے فکر و غور

پس تلازم اندریں ہر دو بداں
مصلحت نبی گشت است یعنی آں

وز شعور از صرف حس مقصود نیست
وارد ایں ہر ذرہ از روز نخست

یافت ہر شئ حس بقدر ظرف او
وھو اعطی کل شیٔ خلقہٗ

رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی (سورہ طٰہٰ پ ۱۶ ع ۲)

ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسبت خلقت عطا کی پھر اس کی طرف اس کو راہ بھی دکھا دی۔

زیں سبب عزم و حس ہر شے بہم ۔۔۔ صد تفاوت دارد اندر کیف و کم

پس عیاں ہر ہمہ معیار یک ۔۔۔ کے تواں زد ہر گہر را یک محک

عزم ناداں عزم دانا یک مکن ۔۔۔ ناتواں را با توانا یک مکن

لیک حس را گرچہ لازم نیست عزم ۔۔۔ عزم را حس لازمی باشد بجزم

ہر کجا ثابت شود عزمے عقیل ۔۔۔ بر ثبوت حس درو باشد دلیل

تقریب

پس اگر کردی نہ فرق اے باخرد ۔۔۔ عزمہائے نطفہ را با عزم خود

یک تو دانی عزم طفل و عزم شاب ۔۔۔ باز عزم پیری و عزم شاب

از رضاعت تا صبا پس تا ہرم ۔۔۔ ہم دریں عالم تو بینی بیش و کم

از تفاوتہائے عمرت رونما — صد تفاوت باشد اندر عمرہا

چوں فقط از اختلاف عمرہاست — مر ترا عزم بلند و عزم پست

چوں بیک عالم فقط زیں اختلاف — عزم تو چوں قول تو خوب است و لاف

عالمے دیگر چو بودہ جائے تو — بود یعنی بطن اُمّ ماوائے تو

یا تو بودی عاکف صلب پدر — در نخاعش ذرّہابت مستتر

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ (سورہ طارق جز ۳۰ ع ۱)

پس چاہیے کہ انسان غور کرے کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا، اچھلتے ہوئے پانی سے جو نکلتا ہے ریڑھ اور پسلی کی ہڈیوں کے درمیان سے۔

آنگہ آں عزمے کہ بودت سوئے سر — حمل بر عزم شباب و شیب خود

بچہ گو اندریں ساعت رسید — کرد عزم و شیر از پستاں مکید

ساعتے زیں پیش اندر بطن اُم — چوں نبودش ہیچ عزمے بود گم

تمثیل بطور استدلال

تو کہ ہستی واقفِ سرِّ علوم
گیرمت بیروں رفتی زیں چمن
گر کنی پرواز بر ایروپلیں
آنچہ تو گوئی نفہمد ہیچ کس
بے خبر از راہ و رسمِ آں دیار
تا بلد از کوچہ و از برزنش
ہند و چیں ہر چند از یک عالم است
خانہا و کوچہا و راہ ہا
خشکہ و قلیا و ہم جغرات و شیر
جملہ یکساں تو بینی ہر کجا

ملکِ ہندستاں تو داری زادبوم
ہم بدانی حرفِ جز اُردو زِ دل
تا گماں آرد شوی ز ملکِ چیں
تو نفہمی قولِ کس از نکتہ رس
سر بسر نا آشنائے کاروبار
وحشتت گردد فزوں از دیدنش
نیست فرقے ہست اگر فرقے کم است
بحرہا و حوضہا و چاہ ہا
ہم کباب و قیمہ و نان و پنیر
لیک آنجا وحشتے باشد ترا

تو کہ در ہندست ہزاراں عقل بود — عقل ایں جا از خود است آں جا ربود

مر ترا آگاہی اطراف ہند — کے کند آگاہ از اکناف ہند

عطف نظر بسوئے مقصود بطور نتیجۂ بحث

بطن مادر عالمے بودش دگر — ہمچناں در نطفگی صُلب پدر

گر رسید از عالمے در عالمے — ہر کسے از بہر او نامحرمے

مادرش کو بود اندر بطن آں — ہم پدر کاندر تنش بُد نہاں

ایں دو ہم ہستند بہرش اجنبی — تا چہ آیش از دگر آید مونسی

داشت کے صُلب آنچہ اندر بطن ہست — بود کے در بطن ایں بالا و پست

چوں رسد از عالمے در عالمے — مدتے اندر وحشت در غمے

وحشتش باشد جدا حیرت جدا — ہم ز تبدیل وطن کلفت جدا

تو چو از ملکے بملکے آں چناں — از جہانے در جہانے او چناں

عقلِ خود تا دانیِ او را اگر
وحشتِ حیرانیش را عذر نه
تو مدار از رنگِ وحشتهاش وهم
گو کنونش نیست عقلِ بی حجاب
عقلِ لطفِ این جهانی آید بکار
یک کسبِ عقلِ دنیا می کند
در جهان آموزش او راست خو
آنچه بیند آنچه از کس بشنود

هم ز فرق در میان غفلت مبر
در جهان انصاف از بر وصف به
کو ندارد هیچ عقل و هیچ فهم
عقلِ لطفش هست لیکن دیگران
زین سبب می بینیش زار و نزار
زان همی بینی گریستان می کند
هر چه بیند در سما گیرد ازو
داردش محفوظ اندر ذہنِ خود

دانشش با این همه گر بے شعور
در شعور تست اے عاقل فتور

دخل ۲

نطفه کز وے نه طفلے خلق شد ‌ ‌ ‌ بلکه ضائع ز احتلام و حلق شد

یا نگشتے مستقر اندر شکم ‌ ‌ ‌ یا شده لیکن نگشته مضغه هم

یا جنینے گشته اندر بطن مرد ‌ ‌ ‌ یا بدنیا آمد و زاں بر نخورد

یا بدنیا آمده بے دست و پا ‌ ‌ ‌ یا ز چشماں کور و کر از گوشها

یا بدیگر عضو او نقصے عظیم ‌ ‌ ‌ یا رسیدش در جهاں زخم الیم

گو بدان کان ز نقص مستیست ‌ ‌ ‌ لیک بالا برد از اصل درست

امهاتش یا بود آبائے او ‌ ‌ ‌ باعث جمله مصیبتهائے او

بس مرضها که بود در جسم شاں ‌ ‌ ‌ در وراثت یافتش ایں تواں

نطفه بیمار رحم بیمار هست ‌ ‌ ‌ زیں سبب بهر رحم بیکار هست

یا بکار آید مگر با نقص کار ‌ ‌ ‌ زیں سبب کارش شده نا استوار

دفع

من بگویم آنچه گفتی نیست را ——— لیک هیچ شیئے دگر این نیز را
زانکه دیدم بچه‌ایں ناتواں ——— نیست لیکن اندیشه آنچناں
گوئی از پیشین او دیو واپسیں ——— گویم اول نیستے ابوانش ایں
دیده ابوان او بیمار و زار ——— بچه را لیکن هر امر استوار
من آپ ام کور فطری دیده‌ام ——— بچه را در چشم ضعفے نیست ہم
والدینش لاغر و هم پست قد ——— بچه شد بالا بلند و خوب قد
هم بدرنگ ست و مادر نیز ہم ——— بچه را گویا و شنوا یا فہم
ارث پیشیں قریب آید حق ——— وارث ابعد ندارد هیچ حق
از اب و ام می رسد ارث سلف ——— حق اشیاء چوں شد در وی تلف
آن چنان چیزے که اندر جسم شاں ——— مدتے ماند نشد تا ظہر آں

منتظر باشد کہ ریشاں ایں پسر	چوں شود آنگہ کنم دروے اثر
ایں چنیں تخئیل شود جز بوہم	کے روا دارند ایں اہل فہم
عقل لیکن آنکش دارد روا	علتے دیگر ہمی ایں وجہ را
علت اصلی اگر داعی بود	مستحق ایں ارث آبا را شود
علت ار داعی شود لیں باید ارث	نقص عارض شود چوں آید ارث
ارث باید علت ار داعی شود	ارث در تاثیر خود ساعی شود
ثانوی علت بگو آں ارث را	اولی علت بود امرے جدا
واں نباشد جز ادائے قرض خود	کاں بود از خالقش باید بود
از ادائے قرض خود گر رخ بتافت	یافت ارث نیک مورث بد نیافت
غافل ار ماند از ادائے قرض خویش	ارث نیکش حبط و ارث بد بہ پیش

نتیجہ بحث بطور اندرز

پس چو دانی [illegible] وارث آئندہ گاں	تو ز قرض خود در ادا ہوشیار

گر ادای قرض خویشت ز دل است

گر خدا ناکرده زان غفلت بری

ارث نیک ار بایدت کن قرض ادا

تو چو نیکی ارث هم نیکت رسد

دولت اسباب نیکت حاصل است

با تو و از دنیا نه جز حسرت بری

ورنه از آبایت ارث بد ترا

وارث بد را بود میراث بد

دخلِ تناسخ

اے تو می گوئی کہ حسبِ کارِ خود
روح از جسمے بجسمے می رسد

روح انسانی بفعلِ زشت خویش
می رسد در جسم گاو و گاومیش

ہمچناں در جسم فیل و اسپ و خر
مور و مار و جملہ حیوانے دگر

یا گہے از جسمِ انسانے جلیل
می رسد در جسمِ انسانے ذلیل

یا رسید از تن حیوان زار
در تنِ انسان بوجہِ حسنِ کار

یا رسید از جسمِ انسانے لئیم
ہمچناں در جسمِ انسانے عظیم

دفع

ایں خیالت آمد اے گمرہ ز دیش
غفلت از فرو او ہم نسیان و غش

کز مکافاتِ عمل از جسمِ انس
روح اگر آید بجسمِ غیرِ جنس

در جزائے کار نیک و کار بد	جاں چو از جسمے بجسمے میرسد
از دو حالت نیست خالی کاں رواں	باخبر یا بے خبر باشد ازاں
باخبر گفتن نباشد قول راست	من کہ بودم و زیں خبر آخر کراست
دیگرے راہم نمی بیند کہ ایں	بود حیواں یک شد مرد حسیں
عقل ہم از حجتے ندہد نشاں	تا شود مجبور بر تسلیم آں
لاجرم گوئی گرشد آگاہ راز؟	کو چہ بود و ہم چہ خواہد گشت باز
کس نداند اندریں قالب کہ ایست	پیش ازیں در چہ قالب بودہ است
وندراں قالب چہ کردست از عمل	تا چنینش قالب آمد در بدل

سزا و جزا را آگاہی لازم است

پس ترا گر عدل و انصاف است خو	من بگو ہمرہ خرد و خود بگو
ہر کرا اجرے بدست آید مگر	برچہ کار آمد ندارد گر خبر

اجر را او اجر داند از چه رو — گر ده خود را چسان داند نکو

بمجان هر کو سزائے یافت است — زین سبب حال بلندش گشت پست

گر نمی داند سزائے چیست این — کے سزا را او سزاوار نقیض

بس گنه را او نه پندارد گناه — کے تواند تا دگر آید براه

ست سزایش را سزاوار و یقین

پس بعالم اجر کس باشد که زجر — باید آں روشن ترا زآثار فجر

زانکه اجر و زجر بهر دو بهر آست — تا بداند هر که عقلش نکته دان ست

کیں چنیں اعمال اعمال نکوست — آنچه از نعمائے وارد از دوست

دیں چنیں اعمالها جرم و خطاست — در سزایش مرغلان اندر بلاست

اندریں آگاهی است ای با خبر — عبرتے بهر وے و بهر دگر

عبرتے اندر سزا او هم جزا — گر نباشد هیچ دانم هر دو را

تذییل بطور دفع دخل

دخل

ور تو گوئی دانها یا نطفها	یا علقها و در رحم یا مضغها
یا جنین نیک و بد احوال خویش	وارد از نیک و بد اعمال خویش
لیک زینها کیست او کان را بود	آگهی از فرضهای قبل خود
کے جنین از دو حال صلب یاد	شد فرامش حال نطفش بر گزاد
هیچ نبود هرگز اینها را خبر	تا چه کردم پیشتر از خیر و شر
پس بر اینها چون سزا و هم جزا است	انتقام از جنس ایشان چون روا است
چون سزای ایشان سزا باید شدن	هم جزای شان جزا باید شدن
آنچه زیشان شد خطا و هم صواب	گو فرامش شد توان کردن حساب
همچنان خود کرده جسمے اگر	جان فرامش کرد و جسمے دگر
معترض بودن نزید مر ترا	دولت عدل است حمل گر ترا

درفع

پیش تو دارم چنین من التماس — لیک مع الفارق تو کردی قیاس
گفته پیشینم ار بودت بیاد — پائے غفلت کے درین گل اوفتاد
یاد کن من گفته بودم ترا — بر دو نوع آمد فرا لطف از خدا
یا ازاں کاں از شعور کامل است — هم اراده هم عزیمت حاصل است
دارد ایں طبقه تمیز خیر و شر — فارغ از امداد فطرت بیش تر
فطری و هم غیر فطری کار شے — می شناسد هم گل و هم خار شے
روحش از اعضا که هست آلات او — گرد از علم و عمل حاصل علو
روح او از عهد طفلی تا هرم — ور بها گرفته باشد بیش و کم
روح او دارد بحد وسع علم و عمل — حیفها دارد پس از وے کار جهل
زیر سبب بر وحساب است کتاب — نفع و نقصان هم ثواب و هم عذاب

وان حساب از وی بود کے معتبر — تا نه او دارد ز اعمالش خبر

طبقهٔ دویم

یا بر انها هست کاینان فارغ اند — از شعور کامل و عقل تو اند

کارشان احسن فطری هست ولیک — یا بسر می آید از امداد نیک

گر ز وقتی هیچ امدادش رسد — لاجرم از زندگی دل بر کند

نطقش گیرد ز نام عزم او — گرش باشد و اے فرض تو

فرض وا ز وی گشته چون ادا — نقص در کارش فتاد اندر سزا

گو ندانند خیرے از شرے — هست خیر و شر ز وی کارشے

پر وی از اعمال او افتد اثر — پس جز ایش باشد نه بود و دگر

و دیگرش نبود ثواب و هم عذاب — باشد این از حکم روز حساب

پرسش از وی کے شود با گیر و دار — زانکه او را نیست عقل و مدرکه

ط بنو زمینی عالم بود پدر زد ۱۲

هر کہ از روئے پرسش اعمال نیست | جملہ گر گردد فراموش نقص چیست

لیک رُوحے در جسمِ آدمی | خاصہ عمرے ہم چو بگزارد ہمی
عقل او را صد تجارب شد بہم | بہرہ از صد علم دارد بیش و کم
حیف! در جسمے دگر چوں گردد او | ورنہ سابق جملہ رفت از یاد وا
ہوشیارے صرف از عقل مکاں | ایں قدر بیہوش گردد؟ الاماں!

اضطرابِ عظیم در تناسخ

ایکہ تو داری تناسخ را یقیں — صد مکاں واقع برائے یک مکیں

با بدت ایں ہم کہ فرمائی زمیں — روحِ شخصے گر رود آں اندر تن

در ہمیں ساعت در اندامِ دگر — حسبِ اعمالش و بندش مستقر

یا بود آزاد چندے آں زماں — بر زمیں یا در بروجِ آسماں

گر بود آزاد چندے ایں ورا — یا تعطّل باشد کردن کارہا

گر تعطّل ہست آں را وجہ چیست — ہست تارک کار از چہ او را کہ نیست

عالمِ جسم است چوں دار العمل — جاں ہست بے تن کے سزا دارِ عمل

یا رسد بالفور در جسمِ دگر — واں تنِ انساں بود یا جسمِ خر

لاجرم احوالِ سابق اندرش — باشد آثارے کہ باشد مخبرش

بہ کہ از جائے بجائے می کند ‏ ‏ ‏ ‏ لحظئے از مافات خود یادش بود

ہیچ از آن نیست دریادش اگر ‏ ‏ ‏ ‏ از چہ شد این آیہ آخر بے خبر

فرق میان عقیدۂ اہل حق و تناسخ

تو یکے ذو الحال گوئی حال خیز ‏ ‏ ‏ ‏ فاعلے یک ذاتی افعال خیز

تو یکے نے امکاں ہمید ہی ‏ ‏ ‏ ‏ جنبہا بر دوش واحد می نہی

وان یکے در ہر مکاں ناموس شد ‏ ‏ ‏ ‏ ہر یکی بر فرض تو مجبور شد

آنچہ من گفتم نباشد آنچناں ‏ ‏ ‏ ‏ بلکہ باشد ہر مکیں و ہر مکاں

در مکان تو مکینے تو بود ‏ ‏ ‏ ‏ ذوق بر وے ہم ز دینے نو بود

تفصیل آمر و مامورین

اول دل غرض بر ذات بود ‏ ‏ ‏ ‏ بعد ازاں از قطرہائے خون دود

بعد ازیں از نطفہ و پس از جنیں	پس ازاں کو اوفتادہ بر زمیں
گردی چوں کند کے نطفہ	فرض نطفہ کے بود در مضغہ
فرض مضغہ را جنیں نکند او را	کے کند کار جنیں کس در صبا
نطفہ باشد دیگر و دیگر جنیں	یک نباشد کار آں و کار ایں
ہیں کہ در ہر منزلے در ہر مقر	فاعل آمد دیگر و فعلش دگر

دفع دخل بطور جملۂ معترضہ

فاعلے از فعلہائے فاعلے	از زیان سود دارد حاصلے
گر پدر بگذاشت جمع مال و زر	مایۂ عشرت بود بہر پسر
گر نہ او بگذاشت چیزے بعد خویش	وارثش از کسب بے برگی بہ پیش
لیک از اعمالہائے مورثے	ارثے نبود وارث دیگر وارثے

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کوئی اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا (سورہ نجم — ع۱)

رُجُوعِ بسُوئے مقصد

روحِ اندر قالبِ چینی اگر — گر دو عمرے کارِ خیر و کارِ شر
صرف از نقلِ مکان دیگر شد — قالبِ آخر گشت او آخر نشد
پس ہمان رُوح است گر در جسمِ خر — پیش ازین کو بود در جسمِ بشر
در دمے آخر چہ بر وے اوفتاد — کش ہمہ اعمالِ پیشین شد زیاد
یک نفس زین پیش آخر او چہ بود — دفعۃً یکسر کہ از ذہنش ربود
شغل دارد صرف از نقلِ مقام — کے مسلّم این چنین نسیان تمام

مُخاطبت بجیناں بحُسنِ تطوّرِ تعرّض و عطفِ نگاہِ شاں بسوے مغلطۂ شاں

ایک تو دانی مکافاتِ عمل — صرف بہرِ رُوح تبدیلِ محل
باشدت گر عدل ہم انصاف خو — جستِ تو این چید و منتر دل بر غلو